کرشی اتپادن منڈی سمیتی

بنام

اشوک کمار دنیش چندر اور دیگر وغیرہ وغیرہ

29اگست1996

مدن موہن پنچھی اور سوجتا۔وی۔منوہر، جسٹسز۔

بھارت کا آئین1950۔

آرٹیکل 226-تحریری عرضی جس میں دعوی کیا گیا ہے کہ منڈی سمیتیں خدمات فراہم نہیں کر رہی ہیں اور اس لیے کوئی مارکیٹ فیس وصول نہیں کی جا سکتی ہے-منڈی سمیٹیوں نے دعوی کیا کہ کچھ خدمات فراہم کی گئی ہیں اور کچھ مزید خدمات فراہم کیے جانے کا امکان ہے-عدالت عالیہ نے معاملہ واپس منڈی سمیٹیوں کو بھیج دیا تاکہ وہ رٹ درخواست کنندگان کے دعوے پر فیصلہ سنائے-اپیل ہونے پر، عدالت عالیہ کو خود اس سوال پر غور کرنا چاہیے تھا کہ آیا خدمات فراہم کرنے میں سمیٹیوں کا دعوی مستند تھا یا نہیں، یا پھر سمیٹیوں کے اس لفظ پر عمل کرنا چاہیے تھا کہ وہ ایسی خدمات فراہم کر رہے ہیں-اس معاملے کو منڈی سمیٹیوں کو نہیں بھیجنا چاہیے تھا جس سے سیلاب-نہ ختم ہونے والے تنازعات کے دروازے کھل جائیں: متعلقہ قانون سازی-مارکیٹ فیس-منڈی سمیٹیوں کے ذریعے حاصل کیے جانے والے اچھے مقاصد کے خلاف نتیجہ خیز۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 19821678 وغیرہ۔وغیرہ۔

1977 کے ڈبلیو پی 2109 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 21.5.81 کے فیصلے اور حکم سے۔

پردیپ مشر کے لیے ای۔سی۔اگروالا، (ٹی۔مہیپال) اور گریش چندر، ایچ۔کے۔پوری اور ایم۔کے۔گرگ حاضر ہونے والی جماعتوں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

متنازعہ مشترکہ فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے معاملہ واپس متعلقہ منڈی سمیٹیوں کو بھیج دیا ہے تاکہ یہاں رٹ درخواست گزاروں/ جواب دہندگان کے اس دعوے پر فیصلہ کیا جا سکے کہ ان سے کوئی

مارکیٹ فیس وصول نہیں کی جاتی ہے کیونکہ کوئی خدمت فراہم نہیں کی جاتی ہے۔ یہ ہدایت منڈی سمیٹیوں کی طرف سے جوابی حلف نامے میں کیے گئے بیان کے باوجود کی گئی تھی کہ وہ مارکیٹ یارڈ میں بجلی کی روشنی، پانی، صفائی، دیگر سہولیات، خیموں کی فراہمی، 352 پیشاب خانوں، پلوں اور لنک سڑکوں کی تعمیر جیسی کچھ خدمات فراہم کررہے ہیں۔ فراہم کی جانے والی موجودہ خدمات کے علاوہ، مستقبل میں فراہم کی جانے والی خدمات کے بنیادی ڈھانچے کا انکشاف اس لیے کیا گیا تھا کہ بازاروں، گوداموں، ڈاک خانوں، بینکوں، گوداموں، پناہ گاہوں اور آرام گاہوں وغیرہ پر مشتمل مارکیٹ کمپلیکس کی تعمیر کے لیے زمین کے حصول کا عمل جاری ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ قدم اٹھاتے ہوئے منڈی سمیٹیوں کو ان کے اور تاجروں کے درمیان دانشمندی کی جنگ میں ڈال دیا ہے۔ سمیٹیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے کچھ سہولیات فراہم کی ہیں اور مستقبل میں ان کے مزید فراہم کرنے کا امکان ہے اور تاجروں کا کہنا ہے کہ ایسی کوئی سہولیات فراہم نہیں کی گئی ہیں اور نہ ہی مستقبل میں کسی کے فراہم کیے جانے کی توقع ہے۔ اس تنازعہ کو اس مفروضے پر زندہ کیا گیا ہے کہ کوئڈ پرو کو کے اصول پر، مانگی گئی فیس اور فراہم کردہ خدمات کا تقریبا توازن ہونا چاہیے۔ یہ، ہمارے خیال میں، صحیح نقطہ نظر نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کو یہ معاملہ بڑے پیمانے پر منڈی سمیٹیوں پر نہیں چھوڑنا چاہیے تھا جنہیں چیزوں کی نوعیت میں اپنے مقصد کے لیے جج بننا پڑتا؛ کچھ ناپسندیدہ۔

اس عدالت نے ایم سی ڈی اور دیگر بنام محمد یسین اور دیگر، (1983) 3 ایس سی سی 229، 235 پر اس نکتے پر جج کے بنائے ہوئے قانون کا خلاصہ کرتے ہوئے، مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

......"اگرچہ فیس کا تعلق فراہم کردہ خدمات، یا فراہم کردہ فوائد سے ہونا چاہیے، لیکن اس طرح کا تعلق براہ راست ہونے کی ضرورت نہیں ہے، محض ایک غیر معمولی رشتہ کافی ہوسکتا ہے۔ مزید برآں نہ تو فیس کے واقعات اور نہ ہی فراہم کردہ خدمت یکساں ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ کہ فیس ادا کرنے والوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی مستفید ہوتے ہیں، فیس کی نوعیت سے ہٹتا نہیں ہے۔ درحقیقت فیس ادا کرنے والوں کے لیے خصوصی فائدہ یا فائدہ عوامی مفاد میں ضابطے کے بنیادی مقصد کے مقابلے میں ثانوی بھی ہوسکتا ہے۔ نہ ہی عدالت کو لاگت محاسب کا کردار ادا کرنا ہے۔ جمع کی گئی فیس کی رقم کے مقابلے میں فراہم کی جانے والی خدمات وغیرہ کی لاگت کو زیادہ احتیاط سے وزن کرنا نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی مناسب ہے تاکہ دونوں کو یکساں طور پر متوازن کیا جاسکے۔ ایک وسیع باہمی تعلق وہ سب کچھ ہے جو سخت معنوں میں ایک ضروری باہمی فائدہ ہے جو فیس کا واحد اور واحد حقیقی اشاریہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ٹیکس میں موجود نہ ہو۔

اس نظریے پر بعد کے فیصلوں میں مسلسل عمل کیا گیا ہے۔ اپنے سخت معنوں میں کوئڈ پرو کو کا عنصر ہمیشہ

فیس کے لیے غیر ضروری نہیں ہوتا ہے۔اس سلسلے میں سٹی کارپوریشن آف کالی کٹ بنام تھاچمبلتھ عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں(1996)ایس یو پی پی دیکھیں۔5ایس۔سی۔آر۔سدلنن اور دیگر،(1985)2ایس۔سی۔آر1008 جس میں سے درج ذیل اقتباس کو فائدے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے:

"اس طرح اس عدالت متعدد حالیہ فیصلوں سے یہ بات اچھی طرح طے ہو گئی ہے کہ روایتی تصور ایک تبدیلی سے گزر رہا ہے اور اگرچہ فیس کا تعلق فراہم کردہ خدمات، یا فراہم کردہ فوائد سے ہونا چاہیے، لیکن اس طرح کا تعلق براہ راست ہونے کی ضرورت نہیں ہے، محض ایک غیر معمولی تعلق کافی ہو سکتا ہے۔یہ قائم کرنا ضروری نہیں ہے کہ فیس ادا کرنے والوں کو فراہم کردہ خدمات کا براہ راست فائدہ ملنا چاہیے جس کے لیے فیس ادا کی جارہی ہے۔اگر ادائیگی کا ذمہ دار شخص فیس وصول کرنے والے اتھارٹی سے عام فائدہ حاصل کرتا ہے تو فیس جمع کرنے کے لیے درکار خدمت کا عنصر پورا ہو جاتا ہے۔یہ ضروری نہیں ہے کہ ادائیگی کے ذمہ دار شخص کو فیس کی ادائیگی کے لیے کوئی خاص فائدہ یا فائدہ ملنا چاہیے۔"

موجودہ فائلوں پر سامنے آنے والے حقائق کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلوں کے تناسب کو لاگو کرتے ہوئے، یہ پیٹینٹ بن جاتا ہے کہ اپیل کنندہ-سمیٹس اپنے کاروبار کا لین دین کرنے والے افراد کو کوئی خدمات فراہم کرتا ہے اور بازار کے صحنوں میں دوسری جگہوں کی طرح سودے کرتا ہے، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ جو وصول کر رہے ہیں، وہ فیس ادا کرنے والوں اور ان سے متعلق دیگر افراد کے فائدے کے لیے پیسے کے حساب سے خرچ کیا گیا ہو۔اگر شک ہو تو عدالت عالیہ کو خود اس سوال پر غور کرنا چاہیے تھا کہ آیا خدمات فراہم کرنے میں سمیٹیوں کا دعوی مستند تھا یا نہیں، یا پھر سمیٹیوں کے اس لفظ پر عمل کرنا چاہیے کہ وہ ایسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔عدالت عالیہ کے لیے ایسا کوئی موقع نہیں تھا کہ اس نے معاملہ منڈی سمیٹیوں کو بھیج دیا ہو اور اس طرح کبھی نہ ختم ہونے والے تنازعات کے دروازے کھول دیے ہوں؛ جو متعلقہ قانون سازی کے ذریعے حاصل کیے جانے والے اچھے مقاصد کے خلاف نتیجہ خیز ہوں۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان کی طرف سے پیش کردہ رٹ پٹیشن کو مسترد کرتے ہیں، لیکن اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24